رمضان اور زقوم کا درخت

زقوم کا درخت جہنم کی تہہ میں اگتا ہے: کفار ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ قرآن کہتا ہے کہ زقوم کا درخت جہنم کے نیچے (یعنی آگ میں) اُگتا ہے۔ قرآن نے ان کی غلط فہمی کو درج ذیل آیات میں واضح کیا: ہم نے اُس درخت کو ظالموں کے لیے فتنہ بنا دیا ہے۔ وہ ایک درخت ہے جو جہنّم کی تہہ سے نکلتا ہے۔ اُس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔ جہنّم کے لوگ اسے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے، پھر اس پر پینے کے لیے ان کو کھولتا ہوا پانی ملے گا (تونس لگے ہوئے اُونٹ کی طرح پیو گے)۔ اور اس کے بعد ان کی واپسی اِسی آتشِ دوزخ کی طرف ہو گی (37:63-68)۔

یہ آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ زقوم کا درخت جہنم کی تہہ میں اگے گا لیکن جہنم کی آگ میں نہیں۔ میرے خیال میں یہ جہنم کے ایک ایسے علاقے میں اگیں گے جو جہنمیوں کے لیے فوڈ کورٹ کا کام کرے گا۔ جہنم والے زقوم کے درخت کا پھل چبا چبا کر پیٹ بھر کر کھائیں گے اور اس پر کھولتا ہوا پانی پئیں گے (شاید جیسے ہم ابلتی ہوئی چائے پیتے ہیں)۔ پیٹ بھر کر کھانے کے بعد جہنمیوں کو جہنم کی آگ میں لوٹا دیا جائے گا۔

مزید جب مندرجہ ذیل آیات پر غور کیا جائے تو: " جہنم والے ضرور اس میں سے کھائیں گے (کھانے پر مجبور نہیں ہوں گے) اور اس سے اپنے پیٹ بھریں گے۔ پھر اُس کے اوپر اُن کے لیے اُبلتا ہوا پانی ہو گا۔" ایک منظر ذہن میں آتا ہے، دوزخیوں کو کھانا کھلانے کے لیے فوڈ کورٹ میں لے جایا جائے گا۔ یہاں کا اگر درجہ حرارت 50 ڈگری سینٹی گریڈ ہو، تو یہ ان کے لئے ایک ایئر کنڈیشنڈ کمرہ ہو گا۔

کھانے سے انکار کرنے والوں کو بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف لوٹنا پڑے گا۔ للٰذا، ایئر کنڈیشنڈ علاقے میں اپنے قیام کو طول دینے کے لیے، وہ غالباً زقوم کے درخت کو چبا چبا کر کھاتے رہیں گے جب تک کہ ان کے پیٹ اوپر تک نہ بھر جائیں اور وہ مزید کچھ نہ کھا سکیں۔ وہ شاید ابلتا ہوا پانی اس طرح پئیں گے جس طرح ہم گرم چائے پیتے ہیں۔ اسی طرح یہ علاقہ شدید سردی کے عذاب کو برداشت کرنے والوں کے لیے ایک گرم کمرہ ہو گا۔

مزید قرآن کہتا ہے: بے شک زقوم کا درخت گناہ گاروں کا کھانا ہو گا۔ پیٹ میں وہ اِس طرح جوش کھائے گا۔ جیسے تیل کی تلچھٹ جیسا کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے (44:43-46)۔ جب ان آیات پر غور کیا جائے اور

رمضان میں زیادہ کھانے کے اثرات سے ان کا موازنہ کیا جائے تو نتیجہ ایک جیسا نکلتا ہے: یعنی پیٹ کی تکلیف، اپھارہ اور تیزابیت۔ فرق یہ ہے کہ جہنم کے باشندے کھانے کی جگہ میں اپنے قیام کو طول دینے کے لیے زیادہ کھاتے ہیں، جب کہ ہم رسول اللہؐ کی تعلیمات کو نظر انداز کرتے ہوئے بہت زیادہ کھاتے ہیں، اور بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہونے کی جلدی میں ہیں۔

وجوہات: **i)** ماہِ رمضان کا مقصد ہمارے جسم کو روحانی اور جسمانی طور پر شفا دینا تھا، لیکن زیادہ کھانے کی وجہ سے ہم بیمار ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی روحانیت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ **ii)** خاص طور پر رمضان میں ہمیں ہدایت کی گئی کہ ضرورت مندوں کا خیال رکھیں اور ان کی مشکلات کو کم کرنے کی کوشش کریں۔ رمضان کے دوران ہمیں روحانی اور جسمانی طور پر صحت مند بننے کے لیے لنچ (یعنی کم کھانا) چھوڑنا تھا۔ طلب و رسد کے قانون کی رو سے اشیائے خورد و نوش کی قیمتیں کم ہو جاتیں جو غریبوں کے لیے فائدہ مند ہوتیں۔ اس کے بجائے، ہم نے اسے دعوتوں کا مہینہ بنا دیا، کھانے پینے کی اشیاء کی مقدار کو دوگنا کر دیا جس کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے، جس کے لیے ہم مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر جوابدہ ہوں گے: **1)** رمضان میں زیادہ کھانے اور کھانے کے ضیاع کی وجہ سے اشیائے خوردونوش کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگتی ہیں، جس سے غریب بے سہارا اور محتاج عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ **2)** صحیح روزہ (پھر پیٹ بھر کر نہ کھانا) اندرونی بیماریوں کو ٹھیک کرتا ہے اور آپ کو صحت مند بناتا ہے، جب کہ زیادہ کھانا بیمار کرتا ہے۔ رمضان المبارک کے دوران ہم میں سے اکثر بیمار ہو جاتے ہیں اور وہ قیمتی رقم جو ضرورت مندوں پر خرچ کی جانی تھی، ڈاکٹروں کی فیس ادا کرنے پر خرچ ہو جاتی ہے۔ **3)** رمضان میں ہمیں ضرورت مندوں کا خیال رکھنا تھا، ہم نے ان کے لیے مشکلات پیدا کیں۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ جہنمی آگ سے باہر زیادہ وقت گزارنے کے لیے زیادہ کھاتے ہیں، جب کہ ہم اس میں داخل ہونے کی جلدی میں زیادہ کھاتے ہیں۔ انا اللہ